13465 ـ كيا فاسق كى امامت صحيح ہے ؟

سوال

ميں ايك ملك ميں بنك ميں ملازم ہوں، اور عام طور پر ہم عصر اور مغرب كى نماز باجماعت ادا كرتے ہيں، نمازى مجھے امامت كروانے كا كہتے ہيں، ميں ايك عام سا آدمى ہوں، اور محسوس كرتا ہوں كہ ميں امامت كا مستحق نہيں، كيونكہ ميرے پيچھے نمازيوں ميں كئى ايك مجھ سے بھى بڑے آدمى ہيں حقيقت يہ ہے كہ نماز كے ليے جمع ہوں تو ہم ميں سے ہر شخص جماعت كروانے سے شرماتا ہے، اور ہميشہ يہى ہوتا ہے كہ مجھے امام بننا پڑتا ہے.

ميں جانتا ہوں كہ ميں ميں نے پچيس برس ميں اتنے گناہ كيے ہيں جن كا شمار ہى نہيں، ليكن ميں ايك چيز كا ايمان ركھتا ہوں كہ اللہ تعالى كہتا ہے كہ انفرادى نماز ادا كرنے سے نماز باجماعت ادا كرنا افضل ہے، يہى ايك سبب ہے جس كى بنا پر ميں امامت قبول كرتا ہوں، ميں يہ بھى بتانا چاہتا ہوں كہ ميں داڑھى منڈا شخص ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

يہ مسئلہ فاسق شخص كے پيچھے نماز ادا كرنے كا ہے، اور فاسق وہ ہے جو كبيرہ گناہ كا مرتكب ہونے كى بنا پر اللہ تعالى كى اطاعت سے نكل جائے يا پھر صغيرہ گناہ پر اصرار كرے.

آپ كے سوال ميں جو كچھ بيان ہوا ہے اس كے مطابق آپ بعض كبيرہ گناہ كے مرتكب ہيں، ايك تو بنك كى ملازمت، اور دوسرا داڑھى منڈانا يہ دونوں شريعت كے ميزان ميں كبيرہ گناہ ہيں.

بنك ملازمت كے متعلق يہ ہے كہ:

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود خور، اور سود كھلانے اور سود لكھنے، اور اس كے دونوں گواہوں پر لعنت كى اور فرمايا كہ يہ سب برابر ہيں "

صحيح مسلم حديث نمبر (1598).

اور سمرہ بن جندب رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" میں نے رات دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے، ہم چلے حتی کہ ایك خون کی نہر کے پاس پہنچے جس میں شخص کھڑا تھا، اور اس کے کنارے ایك شخص تھا جس کے سامنے پتھر رکھے تھے، جو شخص نہر میں تھا وہ جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو باہر والا شخص اسے پتھر مارتا حتی کہ اسے وہیں واپس بھیج دیتا جہاں وہ تھا، چنانچہ وہ جب بھی نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا وہ اس کے مونہہ پر پتھر دے مارتا تو وہ واپس پلٹ جاتا.

چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے ؟ تو اس نے جواب دیا آپ جسے نہر میں دیکھا تھا وہ سود خور تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2085).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21113) دیکھیں.

رہا مسئلہ داڑھی منڈانے کا تو اس کے متعلق عرض ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مشرکوں کی مخالفت کرو، مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5892) صحیح مسلم حدیث نمبر (601).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

داڑھی وہ ہے جو دونوں رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے، جیسا کہ صاحب قاموس نے وضاحت کی ہے، چنانچہ دونوں رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے ہوئے بالوں کو چھوڑنا اور انہیں نہ منڈانا اور نہ ہی کٹوانا واجب ہے.

اللہ تعالی سب مسلمانوں کے حال کی اصلاح فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 325).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

داڑھی کی حد جیسا کہ اہل لغت ذکر کرتے ہیں یہ چہرے اور دونوں جبڑوں اور رخساروں کے بال ہیں، دوسروں معنوں میں اس طرح کہ جو بال رخساروں اور جبڑوں اور ٹھوڑی پر ہیں وہ داڑھی میں شامل ہیں، ان بالوں میں سے کوئی بال بھی کٹوانا یا منڈوانا معصیت اور نافرمانی ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" داڑھی بڑھاؤ " اور " داڑھی کو معاف کردو "

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں سے کچھ بھی کٹوانا جائز نہیں، لیکن معصیت و نافرمانی چھوٹی بڑی ہوتی ہیں، چنانچہ داڑی کو منڈوانا داڑھی میں سے کچھ حصہ کٹوانے سے زیادہ عظیم گناہ ہے، کیونکہ یہ داڑھی کٹوانے والے سے زیادہ واضح اور عظیم مخالفت ہے.

دیکھیں: فتاوی ھامۃ صفحہ نمبر (36).

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (8196) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں.

اور قسق کا اظہار کرنے والے فاسق شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے کے مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول:

فاسق شخص کے پیچھے نماز نہیں ہوتی.

امام احمد، امام مالك کی ایك روایت میں یہی مسلك ہے.

شیخ مصطفی الرحیبانی کہتے ہیں:

(فصل) مطلقا فاسق کی امامت صحیح نہیں:

یعنی چاہے اس کا فسق اعتقادی ہو یا حرام افعال میں، چاہے وہ مستور ہی ہو کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

آیا جو مومن ہو کیا وہ فاسق کی طرح ہو سکتا ہے، یہ دونوں برابر نہیں .

دیکھیں: مطالب اولی النھی (1 / 653).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنے کی کراہت پر آئمہ کرام کا اتفاق ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں ؟

ایك قول یہ ہے کہ: صحیح نہیں، جیسا کہ امام مالك اور امام احمد کی ایك روایت میں ہے.

اور ایك قول یہ ہے کہ: بلکہ صحیح ہے، جیسا کہ امام ابو حنیفہ امام شافعی کا قول اور ان دونوں سے دوسری روایت ہے، اور اس میں کوئی تنازع اور اختلاف نہیں کہ اسے امامت کا منصب نہیں دینا چاہیے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (23 / 358).

دوسرا قول:

فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے، چاہے وہ اپنا فسق ظاہر ہی کرتا ہو، یہی قول صحیح ہے، اور شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اس قول کی دلیل درج ذیل ہے:

اول:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" قوم کی امامت کتاب اللہ کا سب سے زیادہ حافظ و قاری کروائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (673).

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظالم اماموں کے متعلق خاص فرمان جو نماز کو وقت سے لیٹ کر ادا کریں:

فرمان نبوی ہے:

" تم نماز وقت پر ادا کرلو، اور اگر ان کے ساتھ نماز پالو تو ان کے ساتھ بھی نماز ادا کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے نفل ہو گی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (648).

اور بخاری کی روایت میں ہے:

" وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر تو صحیح پڑھائیں تو تمہارے اوران کے لیے ہے، اور اگر غلط کریں تو تمہارے لیے اور (اس کا وبال) ان پر ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (694).

سوم:

صحابہ کرام جن میں ابن عمر رضی اللہ تعالی شامل ہیں حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے، حالانکہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما لوگوں میں سب سے زیادہ سنت پر عمل کرنے اور اس کی احتیاط کرنے والے تھے، اور حجاج کے متعلق معروف تھا کہ وہ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ فاسق ہے.

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ:

ہر وہ شخص جس کی نماز صحیح ہے اس کی امامت بھی صحیح ہو گی نماز کی صحت اور امامت کے صحیح ہونے میں تفریق کرنے کی کوئی دلیل نہیں، کیونکہ اگر وہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کی معصیت اس کے لیے ہی ہے، یہ نظری دلیل ہے"

دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین (4 / 304).

آپ یہ علم میں رکھیں نماز کی امامت کروانے میں اجر عظیم حاصل ہوتا ہے، اور اس منصب کا شرف بہت بڑا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کا سب سے زیادہ حافظ و قاری ہی اس منصب کے لیے مقدم کیا جائیگا (تفصیل کے لیے سوال نمبر (1875) کا جواب دیکھیں) اس بنا پر اگر آپ کے علاوہ کوئی اور شخص قرآن مجید کا زیادہ حافظ ہے تو اسے آگے کیا جائے، اور اگر آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں تو پھر آپ کے لیے لوگوں کی جماعت کروانے میں کوئی حرج نہیں، چاہے آپ گنہگار ہی ہیں، اس کی دلیل مندرجہ بالا دلائل ہیں.

آخر میں ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ مسلمان بھائی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کر کے اللہ کے خلاف جنگ کرنے سےدور رہو، اور جتنی جلدی ہو سکے آپ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ آپ کو موت آ جائےاور پھر آپ ندامت کا اظہار کرنے لگیں جبکہ اس وقت ندامت بھی فائدہ مند نہ ہو گی.

واللہ اعلم .